نوحہ

بیتاب ہے سکینہؑ بابا تیرے بغیر
مر جائے گی یہ دُکھیا بابا تیرے بغیر

میں ڈھونڈتی پھرتی تھی مقتل میں تیرا لاشہ
کرتا جو پیار مجھ کو کوئی نہیں تھا ایسا
روتی رہی سکینہؑ بابا تیرے بغیر

شمرِ لعیں نے بابا اِتنے طمانچے مارے
زخمی ہیں کان میرے رخسار بھی ہیں نیلے
ہوئی میں تو بے سہارا بابا تیرے بغیر

اہلِ ستم نے میری گردن میں رسن باندھی
پانی ملا نہ مجھ کو بے جرم ہوئی قیدی
کیا کیا نہ غم اُٹھائے بابا تیرے بغیر

کیا وقت تھا سوتی تھی میں آپ کے سینے پر
اب خاک کی ہے چادر اور خاک کا ہے بستر
کیا نیند کیسا سونا بابا تیرے بغیر

ہر وقت رُلاتا ہے مجھ دُکھیا کو غم تیرا
دل میرا تڑپتا ہے جی لگتا نہیں میرا
ویران ہے یہ دنیا بابا تیرے بغیر

زنداں میں میرے باباؑ ہے اس قدر اندھیرا
ڈر لگ رہا ہے مجھ کو دَم گھٹ رہا ہے میرا
مشکل ہے میرا جینا باباؑ تیرے بغیر

دیکھا در زنداں کو کچھ دیر تو رو رو کر
یہ کہہ کے سکینہؑ نے دَم توڑ دیا گوہرؔ
نہ جاؤں گی مدینہ باباؑ تیرے بغیر